72204 ـ محبت و عشق والے قصے اور رومانٹك فلميں ديكھنے كا حكم

سوال

ميرا بہترين مشغلہ رومانٹك ڈائجسٹ اور ناول پڑھنا ہے، جن ميں بعض اوقات ہيرو اور ہيروئن كے جنسى تعلقات اور مشاہد كو تفصيلا بيان كيا گيا ہوتا ہے، يہ علم ميں رہے كہ ميں نماز بھى ادا كرتى ہوں، اور پردہ بھى كرتى ہوں، اور بہت زيادہ اللہ كا تقوى اور ڈر بھى ركھتى ہوں، اور ميرا كسى بھى نوجوان سے كوئى تعلق نہيں ہے، ليكن ميں ايك رومانسى لڑكى ہوں، اور موسيقى سننا، ار رومانٹك افلام ديكھنا پسند كرتى ہوں، ليكن مجھے جو چيز پريشان كرتى ہے وہ يہ ناول ہى ہيں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عشق و محبت كے قصے اور ناول پڑھنے كے بہت سے نقصانات ہيں خاص كر جب انہيں پڑھنے والا نوجوان لڑكا يا لڑكى ہو، اور وہ نقصانات يہ ہيں:

ايسے ناول اور قصوں سے شہوت انگيزى، ہيجان پيدا ہوتا ہے، اور گندے اور ردى قسم كے خيالات كو مہميز ملتى ہے، اور دل اس ناول اور قصہ ميں بيان كردہ ہيرو يا اس كے مقابلہ ميں ہيروئن كے ساتھ دلى تعلق پيدا ہوتا ہے، اور وقت وہاں صرف كيا جاتا ہے جس ميں نہ تو دنياوى فائدہ ہے اور نہ ہى دينى فائدہ، بلكہ غالبا اس ميں نقصان ہى ہوتا ہے.

اور شريعت اسلاميہ نے حرام كام كى طرف لے جانے والے وسائل اور دروازوں كو بھى بند كرتے ہوئے حكم ديا ہے كہ:

آنكھيں نيچى ركھى جائيں، اور عورت كے ساتھ خلوت سے بھى منع كيا ہے، اور اسى طرح عورت كا بات چيت ميں نرمى اختيار كرنا بھى منع ہے، جس سے مرد ميں ہيجان اور شہوت پيدا ہو، اور وہ اسے فحاشى پر آمادہ كرے.

اس ميں كوئى شك و شبہ نہيں كہ اس طرح كے قصے اور ناول پڑھنا شريعت كے بالكل مخالف ہے، كيونكہ اس ميں مردوں سے تعلق قائم كرنے اور ان كى تصاوير اور اشكال اور لڑكيوں سے ان كے انداز مخاطب كى نقالى پيدا ہوتى ہے، اس پر مستزاد يہ كہ عشق و محبت كى فاحشہ قسم كى اقسام اور حرام ملاقات پيش كى جاتى ہيں، اور جو چيز بھى اس طرح كى ہو اس كے حرام ہونے ميں كوئى شك و شبہ نہيں.

دوم:

موسيقى سننا حرام ہے، كيونكہ اس كى حرمت كے كئى ايك دلائل احاديث ميں ملتے ہيں، ان دلائل كو ہم نے تفصيلا سوال نمبر (5000) اور (20406) كے جوابات ميں بيان كيا ہے، آپ اس كا مطالعہ كريں.

سوم:

رومانٹك فلميں ديكھنے كے متعلق بھى وہى كلام كى جاتى ہے جو رومانٹك ناول پڑھنے ميں، بلكہ فلميں تو اس سے بھى زيادہ نقصان دہ ہيں، اور اس ميں خرابى زيادہ ہے، كيونكہ اس ميں تو ان معانى كو جسمانى شكل اور حركات و مختلف صور ميں سكرين پر پيش كيا جاتا ہے، اور فلم بين اس كا اپنى آنكھوں سے مشاہدہ كرتے ہيں، اور اس ليے بھى كہ اس ميں ستر پوشى نہيں ہوتى بلكہ عورتوں كا ستر ديكھا جاتا ہے، اور فجور كا مطالعہ ہوتا ہے اور پھر اس پر مستزاد يہ كہ اس ميں اس قسم كى موسيقى ہوتى ہے جو شہوت ميں ہيجان پيدا كرتى ہے، اور فحاشى كى دعوت ديتى ہے، جو كسى عقل مند پر مخفى نہيں، تو يہ بہت ہى تعجب والى بات ہے كہ آپ ان افلام كے متعلق پريشان نہ ہوں.

حاصل يہ ہوا كہ: يہ سب كچھ ممنوع ہے، اور يہ حرام اور گناہ كا ذريعہ اور دروازہ ہے، اور اس كام كو انجام دينے والا بہت خطرناك موڑ پر پہنچ چكا ہے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالى نے ابن آدم پر زنا كا حصہ لكھ ركھا ہے جسے وہ لا محالہ پا كر رہے گا، تو آنكھ كا زنا ديكھنا ہے، اور زبان كا زنا بات چيت كرنا ہے، اور نفس اس كى خواہش كرتا اور چاہتا ہے، اور فرج اس سب كى تصديق كرتى ہے، اور جھٹلاتى ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6243) صحيح مسلم حديث نمبر (2657).

اور مسلم كى روايت ميں ہے:

" ابن آدم پر اس کا زنا سے حصہ لکھ دیا گیا ہے، وہ اسے لامحالہ پا کر رہیگا، تو آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، اور کانوں کا زنا سننا ہے، اور زبان کا زنا کلام ہے، اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، اور پاؤں کا زنا چلنا ہے، اور دل اس کی خواہش کرتا اور چاہتا ہے، اور اس سب کی تصدیق یا تکذیب شرمگاہ کرتی ہے "

چنانچہ آپ اس حدیث پرغور کریں، اور جن فلموں کا آپ نے ذکر کیا ہے انہیں دیکھیں اور ان کے متعلق غور کریں، کیونکہ ان افلام کا مشاہدہ آنکھوں اور کانوں کے زنا پر مشتمل ہے، اور دل خواہش کرتا اور چاہتا ہے، اللہ تعالی ہمیں سلامتی و عافیت سے نوازے.

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ حرام فعل اور چیز فوری طور پر ترک کرنی ضروری اور واجب ہے، اور گناہ کے بعد گناہ کرنا دل کو سیاہ کر دیتا ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا جب بندہ کوئی برائی اور گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایك سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے، اور جب وہ اس گناہ کو ترك کر کے توبہ کر لیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے، اور اگر وہ دوبارہ وہی گناہ کرتا ہے تو اس میں زیادتی کر دی جاتی ہے، حتی کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے، اور یہ وہی ران (یعنی زنگ) ہے جسے اللہ تعالی نے بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھ چکا ہے، اس کے باعث کہ جو وہ عمل کرتے رہے ہیں . کے الفاظ میں قرآن مجید میں بیان کیا ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (3334) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4244) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور آپ یہ بھی علم رکھیں کہ جو کوئی بھی اللہ تعالی کے لیے کوئی چیز ترك کر کے اس سے رك جاتا ہے تو اللہ تعالی اس کے بدلے اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے، اس لیے آپ جتنی جلدی ہو سکے اس سے سچی اور پکی توبہ کریں، اور ان حرام کاموں کو فورا چھوڑ دیں، اور آپ اپنے آپ کو ان کاموں میں مشغول رکھیں جو آپ کے دین اور دنیا کے لیے فائدہ مند ہوں اور آپ قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کریں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور امہات المومنین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت کا مطالعہ کریں، اور فائدہ مند تقاریر اور دروس کی سماعت کریں، جو آپ کو اللہ کی یاد دلائیں، اور آپ کو دار آخرت کی یاد دلاتی رہیں، اور آپ کو حرام سے دور رکھیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو سیدھی راہ کی راہنمائی اور توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم .